تاثرات

عربی زبان دنیا کی ایک بہترین زبان ہے اور مسلمان اس سے خاص قسم کا ایک جذباتی اور روحانی تعلق رکھتے ہیں، کیوں کہ اس کو ان کے مذہبی اور دینی ترجمان کی حیثیت حاصل ہے۔ پاکستان کو بالخصوص عرب ملکوں سے ہمیشہ قلبی لگاؤ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ہر سطح پر اور ہر موقع پر ان کے موقف کی تائید کی ہے اور ان کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھا ہے۔ ان سے مزید روابط بڑھانے کی غرض سے حکومتِ پاکستان نے عربی کی تعلیم اور اس کی تبلیغ کے لیے خاص طور سے ایک منصوبہ وضع کیا ہے، جس کی رو سے باشندگانِ ملک کو عربی سے روشناس کرانے اور اس کی تعلیم کو عام کرنے کے لیے ملک بھر میں مختلف مراکز قائم کیے جا رہے ہیں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اس کی نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے اور ملک کے مختلف تعلیمی اداروں میں چھوٹے اور بڑے پیمانے پر عربی سکھانے کے انتظامات زیر غور ہیں۔

حکومت کا یہ منصوبہ نہایت مفید اور انتہائی مسرت انگیز ہے اور اس پر عمل کی دیواریں استوار کرنا از حد ضروری ہے۔ اس ضمن میں ہم دو باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں۔

ایک یہ کہ عربی، دنیا کی ان اونچی زبانوں میں سے ہے جو اپنے دامن میں علوم و فنون کی بوقلمونیاں سمیٹے ہوئے ہے، اس لیے اس کی تعلیم پر ان ہی حضرات کو مقرر کیا جائے جو اس کی تعلیم کا وسیع تجربہ رکھتے ہوں۔ چوں کہ ہمارے ہاں کبھی یہ بول چال اور تقریر کی زبان نہیں رہی ہے، اس لیے تعلیم کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ طلبا بلا جھجک اس میں گفتگو کر سکیں اور اپنے اندر اتنی صلاحیت پیدا کر سکیں کہ اس میں تحریر و تقریر میں ان کو کوئی دقت محسوس نہ ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ عربی کی تعلیم کو صرف بول چال تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ اس

میں ایک طرح کی ہمہ گیری پیدا کی جائے۔ اسلام کا پورا ذخیرۂ علمی چوں کہ عربی میں ہے، اس لیے ہر پڑھے لکھے شخص کو اس درجہ استعداد کا حامل ہونا ضروری ہے کہ وہ براہ راست قرآن مجید اور اس کی تعلیمات کو سمجھ سکے، تفسیری مواد سے استفادہ کر سکے، احادیثِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کر سکے اور کتبِ شروح و رجال پر نظر ڈال سکے۔ تاکہ جہاں وہ اس زبان کی معرفت عربی دنیا سے اپنے روابط کو استوار کرنے کا خواہاں ہو، وہیں اسلامی تعلیمات اور اس کے بنیادی مآخذ سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔

ہمارے نزدیک ضروری ہے کہ عربی کی تعلیم کے سلسلے میں ان علمائے کرام کی بھی خدمات حاصل کی جائیں جو اسلامی علوم میں کامل درک اور مہارت رکھتے ہیں۔

اگر ہم اپنے معاشرے کو اسلامی قالب میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ملک کے ہر فرد میں اسی روح اور جذبے کو پیدا کرنا ہوگا جو اسلام کا بنیادی مقصد ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے، جب کہ اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے، اور عربی زبان کو بول چال کی حدود سے نکال کر پورے اسلامی لٹریچر تک پھیلا دیا جائے۔

(م - ج)

جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن

غزل

نیاز و ناز میں حائل حجاب ہو نہ سکا
حریفِ شعلہ نگاہاں نقاب ہو نہ سکا

نہ تابِ شکوہ رہی جب وہ مسکرا کے ملے
سوال ایسا تھا جس کا جواب ہو نہ سکا

اتر کے آنکھ میں آنسو کم اعتبار ہوا
شرارہ بن کے گرا، آفتاب ہو نہ سکا

پہونچ کے چشمۂ حیواں پہ تشنہ کام رہا
خرابِ عشق اسیرِ سراب ہو نہ سکا

نشاط و ذوقِ عمل سے خیال دور رہا
الجھ کے دامِ خرد میں جو خواب ہو نہ سکا